مبارک ہو شہ ہر دوسرا تشریف لے آئے
جہاں کے حکمراں فرماں روا تشریف لے آئے

۷۸۶
۹۲

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۝

تذکرۂ

عیدِ میلاد النبی

صلی اللہ علیہ وسلم

مختصر منظوم

از

شمس الحکماء فقیہ الاسلام حضرت علامہ حکیم ابو البرکات **محمد نعیم الدین**
صاحب قبلہ صدیقی قادری گورکھپوری صدر مفتی واستاذ مرکزی ادارہ علمیہ
فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی

طابع و ناشر
(صاحبزادہ) محمد قادری ناظم مکتبہ غوثیہ براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی

Scanned by CamScanner

نام کتاب ——— تذکرۂ عید میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم

مصنف ——— فقیہ الاسلام علامہ حکیم ابوالبرکات گورکھپوری

سال اشاعت ——— سنہ ۱۴۱۲ھ مطابق سنہ ۱۹۹۱ء

تعداد اشاعت ——— ایک ہزار

صفحات ——— ۲۴

کاتب ——— مولانا قاری محمد عمر صدیقی پھلواپوری

ناشر و طابع

مکتبہ غوثیہ براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر

یو۔پی

قیمت فی عدد ——— چار روپے

پیش لفظ

نہ داستان قیس ہے نہ وعظ یافعی
منظور ہے گذارش احوال واقعی

۷۸۶

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آج سے تقریباً تیس سال قبل ۱۳۸۱ھ میں جب میں عالمی مرکزی درسگاہ جامعہ رضویہ بریلی شریف سے بہ ایماء شعیب الاولیاء حضرت سیدی شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ یہاں ادارۂ فیض الرسول براؤں شریف حاضر ہوا اور میری تقرری عمل میں آئی تو یہاں رہتے سہتے حضرت کا دستور یہ دیکھا کہ ہر جمعہ مبارکہ کو بعد نماز۔ مختصر وقت میں محفل میلاد کا انعقاد ہوتا ہے جس میں ایک نعت شریف پڑھنے کے بعد سیدنا اعلیحضرت فاضل بریلوی اور آپ کے برادر اکبر مولانا حسن بریلوی کی مشترکہ نظم میلاد۔ صبا نے کس کی آمد کی سنائی۔ مراد بلبل بیتاب لائی۔ تمام وکمال پوری پڑھی جاتی جبکہ یہ نظم ۱۳۴ اشعار پر مشتمل ہے

جس میں ۲۰ شعر عام طور پر مشہور ہیں اور چونکہ ایام گرما میں بہ نظر استحباب یہاں نماز ظہر تاخیر سے ہوتی تھی اور یوم جمعہ حضرت کو سنن و نوافل سے فارغ ہوتے مزید تاخیر ہو جاتی۔ ساتھ ہی حضرت کا معمول تھا کہ بعد فراغت نماز اندر مکان تشریف لے جاتے۔ پھر عصر کی اذان ہو جانے پر باہر تشریف لاتے دریں صورت حال اس منظوم شریف کے پڑھنے کے دوران حضرت اپنی جیب گھڑی بار بار دیکھتے اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ آپ وقت کی کمی کا احساس کرتے ہوئے نظم میں اختصار چاہتے ہیں اور خوش الحانی ترتیل کی بجائے روانی اور حدر کا اشارہ کر رہے ہیں چنانچہ آپ کے اس اشارے کا مجھے احساس ہوا تو اس وقت خود کوئی نظم میلاد ترتیب دینے اور انشاء کرنے کے بجائے بہزاد لکھنوی کی دیوان کے دو شعر بابت میلاد اقدس مجھے یاد تھے جسے میں نے حضرت حسن میاں کی ذکر میلاد والی نعت سے جوڑ دیا عموماً لوگ اسی کو پڑھنے لگے یہاں تک کہ اس کا عام رواج ہو گیا۔ بہزاد صاحب کے وہ دو شعر یہ ہیں!

صبح کا وقت ہے معصوم کلیاں مسکراتی ہیں
ہوائیں خیر مقدم کے ترانے گنگناتی ہیں

ابھی جبریل اترے بھی نہ تھے کعبہ کے ممبر سے
کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبداللہ کے گھر سے

اس آخری مصرعہ سے ذوقِ نعت کا یہ شعر " مبارک ہو کہ شہ پردہ سے باہر آنے والا ہے " ۔ " گدائی کا زمانہ جس کے در پر آنے والا ہے " ۔ جوڑ دیا اس طرح بہ ظاہر بامعنی ہو گیا ۔ لیکن کچھ دنوں بعد جب اس پر میری توجہ ہوئی تو میرا ذہن ایک شرعی بار محسوس کرنے لگا کہ لسانِ شرع میں نبی اور فرشتوں کے سوا دوسروں پر لفظِ معصوم کا اطلاق درست نہیں اسی لیے بچوں کو معصوم کہنے سے منع کیا جاتا ہے تو پھر کلیوں کو معصوم کہنا مزاجِ شرع کے قطعاً خلاف ہے اور اہل شرع کے کانوں پر بھاری ہے رہے بہزاد صنا تو وہ گو اپنے فن شاعری میں لائق و فائق تھے لیکن علوم شرعیہ کے کوئی عالم فاضل نہیں تھے نہ ہی اہلِ شرع کی محفلوں کے صحبت یافتہ تھے جس سے محاورات میں شرعی آداب کی تفصیل جانتے ۔ رہی یہ بات کہ فقہ میں مالِ مسلم اور اس کے خون کو معصوم کہا گیا ہے جس سے لفظ معصوم خصوص اطلاق میں محصور نہیں رہا بلکہ عموم اطلاق کے ساتھ عام ہو رہا ہے تو درحقیقت یہ ہمارے منشاء اور مقصدِ کلام سے خارج ہے کیونکہ یہاں لفظ معصوم مسلم اور مالِ مسلم کے حق میں

تحفّظ وعصمت ضبط وحفاظت کے معنی میں متعین ہے فی الواقع یہ عَصَمُوا
مِنِّیْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ کی حدیث سے ماخوذ ہے یہاں تقدّس
مآبی کی حیثیت ہرگز ملحوظ نہیں ہے لہذا اس قسم کا مغالطہ ہرگز در پیش
نہ کرنا چاہیئے۔

اسی طرح دوسرے شعر کا پہلا مصرعہ "ابھی جبریل اترے بھی نہ تھے
کعبہ کے ممبر سے" اس کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کعبہ شریف میں پہلے سے
کوئی ممبر تھا جس پر حضرت جبریل علیہ السلام جلوہ افروز ہوئے حالانکہ
کعبہ شریف میں نہ پہلے ممبر تھا نہ ہی اب ہے ہاں یہ ممکن ہے کہ اس
موقعہ پر الگ سے کوئی ممبر لایا گیا ہو لیکن اس کے لیے کوئی روایت
چاہیئے جبکہ ایسی کوئی روایت نہیں ہے تو یہ امکان محض تخیّل پر مبنی
کہا جائے گا جو خواہ مخواہ ایک تکلف بارد کا مترادف ہوگا۔ یہاں تو
ماضی کی خبر ہے امکان و وقوع کی بات نہیں۔ جیسا کہ ہر ذی فہم پر روشن
ہے۔ یونہی دوسرے شعر کا دوسرا مصرعہ۔ کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبداللہ
کے گھر سے" اس کلام میں سرکار اقدس کی ولادت باسعادت ہو جانے
کی خبر ظاہر کرنا مقصود ہے جو بالکل واضح ہے اسے "مبارک ہو کہ
شہ پردہ سے باہر آنے والا ہے" سے کیا رابطہ اور تعلق ہے کیونکہ
مبارک ہو........ میں تو آئندہ کی خبر ہے لہذا سابق لاحق

سے اور لاحق سابق سے قطعاً مربوط نہیں ہے (یہ تو میری خطا تھی کہ میں
نے ماضی کو مستقبل سے مربوط کر دیا تھا)
نیز — صبح کا وقت ہے۔ .... ہوائیں خیر مقدم کے ترانے گنگناتی ہیں
اس میں فنی ذوقِ سخن کے اعتبار سے بھی کمی ہے جو ذوقِ لطیف رکھنے
والے اہلِ سخن سے پوشیدہ نہیں۔ غرض انھیں سب وجوہ کے پیش نظر
میں نے اس نظم کا پڑھنا موقوف کر دیا لیکن دوسروں کو بایں خیال توجہ نہ
دلا سکا کہ جب تک اس نظم کا نعم البدل نہ پیش کر دوں اس وقت تک
دوسروں کو کیونکر منع کر سکوں لیکن طبیعت میں ایسی کوئی موزوں
کیفیت پیدا نہ ہو پاتی تھی جو اخلاص روحانیت پر مبنی ہوتی جس کی
باعث بارگاہ جلیل میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کا شرف حاصل
کرتا۔ بالآخر پیارے آقا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نگاہِ کرم متوجہ ہوئی
سال گذشتہ سنہ ۱۴۰۱ھ ٹھیک بارہویں شریف کے دن۔ کہ جس دن
ضعیفوں کو توانائی ملتی ہے، نامرادوں کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔
کشکول گدائی کو انعام واکرام سے بھرا جاتا ہے، خیر و برکات کا
باڑا بٹتا ہے۔ نہ جانے کتنوں کو چشمۂ رحمت سے سیراب کیا جاتا ہے
اسی تاریخ مسعود کی مناسبت سے بارہ شعر عرض کئے چونکہ اختصار
مقصود تھا اس لیے اسی عدد پر اکتفاء کیا۔ جسمیں چار شعر

Scanned by CamScanner

ولادت باسعادت کی تمہید میں ہیں باقی شرف قدوم سے مشرف فرما دینے گئے ہیں جس کے مضامین بحمدہٖ تعالےٰ حدیثِ کریم اور قرآنِ عظیم سے مُستند ہیں جسے احباب نے بہت پسند کیا اور اہل سخن حضرات نے تحسین فرمائی اور سب سے بڑا اشرف تو یہ ملا کہ امسال جب کرم فرما جناب مولانا قاری مقری حافظ الحاج علی حسن صاحب شیخ التجوید دار العلوم فیضُ الرسول براؤن شریف زیارتِ حرمین کے لیے عازمِ سفر ہوئے تو خادم سے فرمائش کی۔ کہ وہ میلادِ منظوم مجھے چاہیے بارگاہِ عالی صد معالی میں پیش کر کے "صلاۃ وسلام" عرض کروں گا۔ چنانچہ بڑی مسرت کیساتھ اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہوئے وہ اصل جو خادم نے اہتمام کے ساتھ باوضو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا حضرت موصوف کو پیش کر دیا در حقیقت میں نے بارگاہ اعظم (صلے اللہ علیہ وسلم) سے شرف قبول کی فال حسن سمجھی۔ والحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

ہاں ایک میلاد منظوم حضرت مولانا عبد السمیع صاحب بیدل مصنف انوار ساطعہ کی بھی ہے جس کا مطلع یوں ہے

اے بیدل شیریں سخن　　اے طوطیِ شکر شکن
لے پہلے نام ذوالمنن　　کر نطق گویا در دہن

لیکن یہ مزید طویل ہے اور عام طور پر دستیاب بھی نہیں

اس لیے اس کی جستجو عبث ہے۔

میری پیش کردہ ایک ایمان افروز درود والی مسدس نعت

چونکہ نظم ولادت پڑھنے سے پہلے نعت پڑھنے کا ایک مستحسن دستور ہے اس لیے ایک وجد آفریں چھ مصرعوں والی نعت پیش کی ہے جس میں مصرعۂ سادس کی تکرار "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ" سے ہوتی ہے جو علم عروض میں بحر صغیر کی ایک قسم میں سے ہے اور بہت معروف و مشہور درود ہے جو مابین الائمہ مقبول ہے جیسا کہ بخاری و مسلم و دیگر کتب صحاح میں سرکار کے نام نامی کے بعد یہی درود رائج ہے یعنی ہر روایت حدیث پہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ" مرقوم ہے اس لیے اس نعت شریف میں درود پاک کی خاص الخاص برکت شامل ہے جس سے حصول مراد کا یقین کامل ہے بشرطیکہ حسنِ اعتقاد راسخ اور مضبوط ہو اس نعت مقدس کے انشاء ہونے کا بھی ایک خاص سبب ہے جس کا اخفاء ہی مناسب ہے۔ نیز میلاد منظوم پیش کرنے کے بعد ایک عربی سلام ہے اور دوسرا اردو سلام ہے جو آج ۲۳ سال پہلے بارگاہِ قدس میں پیش کر چکا ہوں۔ لیکن جہاں خادم کے بہت سارے مجموعۂ کلام نیز تحقیقی **تصنیفات و تالیفات** یونہی غیر مطبوع

پڑی ہیں وہیں یہ مجموعۂ کلام جس کا نام گلدستۂ سخن نعیم الفردوس ہے۔
غیر مطبوع پڑے ہیں جن میں بعضے رسالہ فیض الرسول میں شائع ہو چکے
ہیں اور ایک تاریخی قصیدہ بنام نضر فردوس ۱۴۰۰ھ
سوانح اعلیحضرت میں شائع ہوا ہے یہ قصیدہ ۵۶ اشعار
پر مشتمل ہے جو سیدنا اعلیحضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس
اللہ سرہٗ کی شان والاعرفان میں بے مثل ہے افسوس کہ سوانح اعلیحضرت
میں مکمل اشعار کی اشاعت نہیں ہوئی ہے غالبًا یہ رامپور پریس کی
کوتاہی سے ہوا ہے۔ اس قصیدہ میں سیدنا فاضل بریلوی قدس سرہٗ
کا علمی جاہ و شکوہ میدان عمل میں بلند پایہ شخصیت اور آپ کی جلالت
وعظمت دین متین کی اعلیٰ خدمت جس کی بنا پر آپ کو "اعلیحضرت" سے
یاد کیا جاتا ہے نیز آپ کی رحلت کا نقشہ اور اہل محبت کا اجمالی ذکر
وغیرہ امور پر ایمان افروز روشنی ڈالی گئی ہے گویا یہ قصیدہ متن ہے
اور کتاب "سوانح اعلیحضرت" مصنفہ حضرت علامہ بدر ملت
زید مجدہٗ اس کی شرح ہے کیونکہ حضرت مصنف نے خود فرمایا
کہ قصیدہ "نضر فردوس" کو کتاب سے ہم رشتہ کرنے کے لیے
مضامین میں پندرہ صفحہ کا اضافہ کرنا پڑا تاکہ ان اشعار کی تشریح
کتاب میں آجائے۔ جبکہ ۱۴۰۵ھ میں سوانح اعلیحضرت کی پانچویں

بار اشاعت مدرسہ گلشنِ رضا واقع ضلع دھنباد صوبہ بہار رامپور
پریس سے ہوئی یعنی کتاب مذکور کی سابق اشاعتوں میں یہ قصیدہ
مطبوع نہیں ہے اس لیے کہ سابقہ اشاعت کے وقت یہ قصیدۂ مذکور
مرتب نہیں تھا۔

میرا اپنا مشورہ یہ ہے

کہ اگر وقت میں گنجائش ہو تو رضوی میلاد منظوم پڑھی جائے۔ حسب موقعہ
اختصار کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اختصار میں بے ربطی نہ پیدا ہو جیسا کہ
بعض اختصار کرنے والے اپنی کم علمی کی وجہ سے اشعار میں باہم ارتباط
نہیں سمجھ پاتے تو بے محل اختصار کر جاتے ہیں جیسا کہ بارہا کا مشاہدہ ہے
چنانچہ سیدنا اعلیحضرت کی "لاکھوں سلام" والی نعت میں مقطع کا شعر
اپنے سابق لاحق سے جدا کر کے یوں پڑھتے ہیں

"مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا"

حالانکہ اس سے پہلے آرزو والا شعر

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

پڑھ کر اب آرزو کا جواب "مجھ سے خدمت کے قدسی ..... پڑھنا
چاہئے لیکن اپنی بدذوقی کی باعث معنویت کلام سے پیدل ہو جاتے

ہیں اس لیے اپنی علمی صلاحیت اور ذوق سخن کے مطابق اختصار کا انتخاب کرنا چاہیے یا ذی فہم حضرات سے سمجھ کر ایک ڈھنگ اختیار کرنا چاہیے ورنہ اہل ذوق کے لیے بڑے کوفت کی بات ہوتی ہے نیز صاحب کلام کی روح کو بڑی اذیت ہوتی ہے افسوس اس اہمیت کو علمی اداروں کے طلبہ بالکل نہیں سمجھتے بس گلابازی اور خوش الحانی کے زور پر شعر وسخن کا گلا گھونٹ دیتے ہیں

اگر وقت میں تنگی ہو تو

میری پیش کردہ میلاد منظوم میں قدرے اختصار کر سکتے ہیں جس میں تمہید ولادت باسعادت کے اوّلیں چار شعروں کو ضروری قرار دیتے ہوئے مابعد کے چار شعر منجملہ مقطع پر اکتفاء کر سکتے ہیں غرض موقعہ محل کا لحاظ رکھتے ہوئے اختصار ہو ویسے تو کل بارہ شعر ہیں اس میں اختصار کی چنداں ضرورت ہی نہیں جبکہ دیکھا یہ جاتا ہے کہ ابتداءً چند لوگ یکے بعد دیگرے نعت خوانی اس طرح کرتے ہیں کہ گویا مسابقت کر رہے ہیں یعنی ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کر رہے ہیں اور آہ واہ کے نعروں سے نفس کو خوش کر رہے ہیں اور جب سرکار اقدس کی میلاد پڑھنے

بیٹھتے ہیں تو خواہ مخواہ جلدی مچاتے ہیں اور تشریف آوری کا صحیح نقشہ نہ پیش کر کے ذکرِ ولادت کا اہتمام ختم کر دیتے ہیں حالانکہ یہی مقصود میلاد ٹھہرا ہے اور اپنی جگہ خود مہتم بالشان نعت ہے افسوس کی بات یہ ہے کہ اب بعض جگہ محفل کے بزرگوں نے بھی خاص ذکر میلاد میں عجلت پسندی اختیار کر لی ہے جن کے دباؤ سے نعت خواں بیچارہ جلدی کرنے پر مجبور ہے مضمون طویل ہو گیا ناظرین سے معذرت خواہ ہوتا ہوا اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ اب احباب کو اختیار ہے۔ وقت اور موقعہ کے لحاظ سے جیسے چاہیں اختیار کریں!

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

فقط

گدائے قادری

حکیم ابو البرکات

العبد محمد نعیم الدین احمد عفی عنہ

صدیقی رضوی خادم دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر

ساکن قادری منزل عنایت پیر موضع راوت پار بزرگ قصبہ شاہ پور

ضلع گورکھپور - یوپی - انڈیا - ۱۷ رجب المرجب ۱۴۱۱ھ

Scanned by CamScanner

نعت سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مسدس

حشر کے دولھا ہادیٔ عالم ہیں وہ نبیؐ نورِ مجسم
از عیسیٰ تا حضرتِ آدم میرے نبیؐ ہیں سب سے معظم
دین کے ہیں وہ رہبرِ اعظم
صلی اللہ علیہ وسلم

جن و بشر کے حاکم ہیں وہ غیب و خفا کے عالم ہیں وہ
معطی ہے اللہ قاسم ہیں وہ کارِ جہاں کے ناظم ہیں وہ
بس میں ہے ان کے سارا عالم
صلی اللہ علیہ وسلم

انکی زمیں ہے انکا زماں ہے عرشِ مکرم اُن کا مکاں ہے
اُنکی نظر میں سارا جہاں ہے ہر جا انھیں کا ذکر و بیاں ہے
سرور ہیں وہ شاہِ دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم

ہر افضل سے افضل ہیں وہ احسن ہیں وہ اجمل ہیں وہ
کامل ہیں وہ اکمل ہیں وہ آخر ہیں وہ اول ہیں وہ

سب نبیوں کے ہیں وہ خاتم
صلی اللہ علیہ وسلم

ربّ نے انھیں محبوب بنایا عرش بریں پہ ان کو بلایا
اپنا جلوۂ خاص دکھایا ان کو اپنا راز بتایا

ربّ کے ہیں وہ محبوبِ معظم
صلی اللہ علیہ وسلم

روضۂ نور کی خاک[عا] جو پائیں آنکھوں میں ہم سُرمہ[عا۲] لگائیں
دل میں ان کی یاد بسائیں کاش وہ جلوہ[عا۳] ہم کو دکھائیں

عرش کے ہیں وہ نیرّ اعظم
صلی اللہ علیہ وسلم

عا عا۲ عا۳ اس موقعہ پر یہ تشریح کردینا مناسب ہے کہ اردو یا فارسی کے بعض شعراء حضرات خاکِ پا کی آرزو کرتے ہیں اور اسے سُرمہ کی جگہ استعمال کرنے کی خواہش کرتے ہیں کوئی خاکِ پار سے شفاءِ مرض چاہتا ہے لیکن اس میں مقامِ ادب کے اعلیٰ درجہ سے تنزّل ہے۔ اول تو یہ محض ایک تخیل پر مبنی کہا جائے گا۔ کیونکہ اب خاکِ پائے مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا حصول کہاں ممکن ہے لیکن اگر بالفرض بصورتِ امکان حقیقت تو یہ ہے کہ ہم خاکِ پا بننے کے لائق نہیں ہیں چہ جائیکہ خاکِ پا حاصل کرنے کے لائق ہوں ہمارے لیے تو روضۂ انور کی خاک بلکہ خاکِ طیبہ ہی بہت عظیم ہے پھر یہ کہ محض سُرمہ کی جگہ استعمال کرنے کا مقصد بھی واضح نہیں کیا جاتا کہ یہ زینتِ چشم کے لیے ہے یا بصارتِ چشم کیلئے ہے اور یہاں بحمدہٖ تعالےٰ یہ بتایا گیا ہے کہ اس سُرمہ سے بالخصوص دل کی آنکھ روشن ہو جائے اور وہیں جلوۂ مصطفےٰ کا دیدار نصیب ہو جائے آمین بجاہ سید ناطٰہٰ و یٰسین۔ ۱۲ منہ

اللہ اللہ ان کی سیادت اقصیٰ میں کی سب کی امامت
کھولیں گے وہ بابِ شفاعت کیوں نہ کریں ہم انکی اطاعت

شاہِ رسل ہیں سیدِ عالم
صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

محفل ان کی کیوں نہ سجائیں عید ان کی ہم کیوں نہ منائیں
نعت ان کی ہم کیوں نہ سنائیں نعرہ ان کا کیوں نہ لگائیں

جبکہ ہیں آقا محسنِ عالم
صلی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم

سب تو ہیں بندے آقا ہیں وہ سب تو گدا ہیں مولیٰ ہیں وہ
سب تو ہیں بیکس ملجا ہیں وہ سب ہیں بھکاری داتا ہیں وہ

ہیں تو وہی آقائے دو عالم
صلی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

اللہ اللہ رفعت اُن کی اللہ اللہ عزت ان کی
کیا جانو تم شوکت اُن کی عرش پہ دیکھو عظمت ان کی

لہراتا ہے ان کا پرچم
صَلی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

کس کی یاد میں اشک بہاؤں داغِ جگر میں کس کو دکھاؤں

Scanned by CamScanner

اپنا دکھ میں کس کو سناؤں ان کے سوا میں کس کو بتاؤں

ہیں تو وہی اک مونس و ہمدم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

اُن کے نعیم الدین پہ دیا ہے اُن کی رحمت اُن کی عطا ہے

مانگو مانگو ان کی صدا ہے عادت ان کی جود و سخا ہے

داتا ہیں وہ رحمتِ عالم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

۷۸۶
۹۲

ذکرِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمْ

امابعد فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمْ
بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُورٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِینْ
صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیمْ وَصَدَقَ رَسُولُہُ النَّبِیُّ الکَرِیمْ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

قَالَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَکُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُوْرِیْ اللّٰہِ وَاَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ ؕ

اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم

نسیمِ صبح کی آمد سے غنچے مسکراتے ہیں
کسی کے خیر مقدم میں مشامِ جاں بساتے ہیں
گلستانِ بنو ہاشم میں کیف آور بہار آئی
بنی کلیاں گُلِ خنداں تو پھولوں میں نکھار آئی
عَلم جبریل نے کعبہ کی چھت پر نصب فرمایا
علیہ السلام ۱۲
زمیں سے آسماں تک چاندنی تھی نور پھیلایا
فرشتوں سے کہا حاضر رہو تم سب سلامی کو
سناؤ مژدہ میلادیوں ہر خاص و عامی کو
مبارک ہو شہِ ہر دوسرا تشریف لے آئے
جہاں کے حکمراں فرماں روا تشریف لے آئے

بشارت حضرتِ عیسیٰ نے دی تھی جنکی آمد کی
وہی بے مثل شاہ انبیاء تشریف لے آئے

فرشتے صف بصف حاضر ہوئے جنکی سلامی کو
وہی سردار عالم پیشوا تشریف لے آئے

اُجالا جن کی آمد سے ہوا روشن ہوئی دنیا
وہی بدرالدجیٰ نورالہدیٰ تشریف لے آئے

مٹائیں گے جو باطل کو سجائیں گے جو محفل کو
وہی باطل شکن زیب لقا تشریف لے آئے

زمانہ جن کا منگتا ہے جو داتا ہیں زمانے کے
وہی بحر کرم موج سخا تشریف لے آئے

چلے آؤ فقیرو اپنی اپنی جھولیاں بھر لو !!
کہ سلطان جہاں کنز العطا تشریف لے آئے

نعیم قادری کہدے سبھی یاران محفل سے
اٹھیں تعظیم کو خیر الوریٰ تشریف لے آئے

یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوٰۃ اللہ علیک

Scanned by CamScanner

عربی سلام بوقت قیام بہ بارگاہ خیر الانام

علیہ الصلاۃ والسلام

یا امامَ المرسلینا　　یا امانَ الخائفینا
جئتَ سلطاناً مبیناً　　رحمۃً للعالمینا

یا نبی سلام علیک ....

انتَ خیرُ الانبیاءِ　　نلتَ مافوقَ السماءِ
کلُّھم تحتَ اللواءِ　　اذ اتو یومَ النداءِ

یا نبی سلام علیک ....

انتَ مصباحُ الظلام　　انتَ مفتاحُ السلام
انّکَ بدرُ التمام　　قائدُ الغرِّ الکرام

یا نبی سلام علیک ....

انتَ نورُ اللّٰہِ عالٍ　　اشرقتْ منہُ اللآلی
مَن سواکَ فی الرجالِ　　سیّدی الطفْ بحالی

یا نبی سلام علیک ....

انتَ شافٍ انتَ کافٍ　　انتَ وافٍ انتَ نافٍ

اَنْتَ مُوْقٍ اَنْتَ عَافٍ   اَنْتَ نَصَّارُ الضِّعَافِ

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْكَ ....

اَنْتَ مَوْلَائِیْ اَلْكَرِیْمُ   لُطْفُكَ لُطْفٌ عَمِیْمُ

یَسْئَلُ الْعَبْدُ نَعِیْمُ   جُوْدَكَ یَا مَنْ كَرِیْمُ

یَا نَبِی سَلَام عَلَیْكَ

یَا رَسُوْل سَلَام عَلَیْكَ

یَا حَبِیْب سَلَام عَلَیْكَ

صَلٰوۃُ اللہِ عَلَیْكَ

اردو سلام بوقت قیام بدرگاہ خیر الانام

یَا نَبِی سَلَام عَلَیْكَ   یَا رَسُوْل سَلَام عَلَیْكَ

یَا حَبِیْب سَلَام عَلَیْكَ   صَلٰوۃُ اللہ عَلَیْكَ

آپ ہیں سرکارِ عالم   سیّد و سالارِ عالم

صاحبِ اسرارِ عالم   دافع آزارِ عالم

یَا نَبِی سَلَام عَلَیْكَ الخ

تم شہِ ہر دو سرا ہو   مالکِ ملکِ خدا ہو

تاجدارِ انبیاء ہو　　شافعِ روزِ جزا ہو

یا نبی سلام علیک الخ

آپ ہیں وہ نورِ انور　　جس سے عالم ہے منور

آپ کا جسمِ معطّر　　طیّب و طاہر مطہّر

یا نبی سلام علیک الخ

اے شہِ تسنیم و کوثر　　اے عروسِ بزمِ محشر

آپ ہیں محبوبِ داور　　آپ کا کوئی نہ ہمسر

یا نبی سلام علیک الخ

آپ ختم المرسلیں ہیں　　رحمۃٌ للعٰلمیں ہیں

مہبطِ روح الامیں ہیں　　مرکزِ حق الیقیں ہیں

یا نبی سلام علیک الخ

آپ ہیں بدر المعالے　　آپ کا دربارِ عالی

جھولیاں پھیلائے خالی　　ہیں کھڑے در پہ سوالی

یا نبی سلام علیک الخ

پیاری پیاری زلف کالی　　مظہرِ شانِ جلالی

ہر ادا تیری نرالی　　ہے دلیلِ بےمثالی

یا نبی سلام علیک الخ

Scanned by CamScanner

کون ہے اپنا سہارا   کس کے در پہ ہے گذارا
کر کے دنیا سے کنارا   اب تمہیں کو ہے پکارا

یا نبی سلام علیک الخ

اے مرے آقا خدارا   کردو بخشش کا اشارا
میں بھی ہوں اک غم کا مارا   دل کرو روشن ہمارا

یا نبی سلام علیک الخ

جب کبھی تم کو پکارا   مل گیا کافی سہارا
آپ کا بس اک اشارا   موج غم سے ہے کنارا

یا نبی سلام علیک الخ

جب چلوں دنیا سے سرور   سامنے ہوئے روئے انور
ورد ہو کلمہ زباں پر   روح نکلے مسکرا کر

یا نبی سلام علیک الخ

اے مرے آقائے نعمت   معدنِ جود و سخاوت
بانیٔ محفل پہ برکت   ہم غلاموں پہ عنایت

یا نبی سلام علیک الخ

اے مرے سرکار انور   صدقۂ شبیر و شبر
اس نعیم قادری پر   لطف و بخشش ہو فزوں تر

یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوٰۃ اللہ علیک

Scanned by CamScanner

تحفۃ الاذکیاء فی انّہٗ لایجوز الکرش والمعاء

یہ رسالہ عجالہ اوجھڑی اور آنتوں کے ناجائز ہونے کی تحقیق میں حرفِ آخر ہے قوی ترین دلائل وشواہد سے بھرپور ہے۔ بعونہٖ تعالیٰ ایک ایک گوشہ پر سیر حاصل بحث کر کے معقولات ومنقولات کی ہر چھوٹی بڑی عدالت سے وہ فیصلہ صادر ہوا ہے کہ جس میں کسی اپیل کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔!

لیکن افسوس صد افسوس کہ مصارف کی کمی کے سبب ابھی طباعت کی منزل میں نہیں ہے اس لیے احبابِ کرام ابھی انتظار فرمائیں۔

فقط ناظم

مکتبہ غوثیہ براؤں شریف

ضلع سدّھارتھ نگر یوپی